بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تصوّرِ شیخ

مُصنف:

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ

محمد فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی

معروف پیر مدظلہ العالی

نورِ نگاہِ پیر عادلؒ حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد
عبدالرؤف شاہ قادری الچشتی افتخاری
پیرؔ فہمی مدظلہ العالی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تصوّرِ شیخ

مُصنف:

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ

محمد فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی

معروف پیر مدظلہ العالی

انتساب

لاکھوں احسان وشکراُس رب کائنات کا، کروڑوں درود وسلام آقائے نامدار مدنی تاجدار سرکارِ دو جہاں محمد مصطفے ﷺ پر وصد درصد احسان وشکر پیرانِ پیر روشن ضمیر حضرت غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ وخواجہ ءِ خواجگاں خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ وتمامی اولیاء ومشائخین رضوان اللہ تعالی اجمعین کا جن کی روحانی امداد ہردم قدم پر شامل حال ہے۔ انسان خدا کا مظہر اتم ہے۔ اس لئے وہ قابلیت رکھتا ہے کہ صفاتِ بشری کو فنا کر کے خدا میں مل جائے اور خدا کے صفات حاصل کر کے بقا کے مرتبہ کو پہنچے۔ رسول و پیغمبر علیہ السلام خدا کے مظہر خاص ہوتے ہیں۔ حصول معرفت کے لئے انسان کو مختلف ذرائع سے گزرنا پڑتا ہے۔ میرے آقا و مولا پیر روشن ضمیر حضرت خواجہ شیخ محمد عبدالرؤف شاہ قادری الچشتی افتخاری پیرفہمی مدظلہ العالی

نے اِنھیں رموز سے آگاہی بخش کر خلافتِ قادریہ عالیہ خلفائیہ و خلافت چشتیہ بہشتیہ سے سرفراز فرما کر مسند رشد و ہدایت پر فائض کیا۔ اسی رشد و ہدایت کے ضمن میں کتاب ھٰذا ”تصوّرِ مُرشد“ ہے۔ جو میں اپنے پیرومرشد کی بارگاہ ولایت میں نذر کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد فاروق شاہ قادری
الچشتی عادل فہمی نوازی

معرؔوف پیر مدظلہ العالی

تصوّرِ شیخ

تصور سے دل و جاں میں اجالا کرلیا میں نے
جب آنکھیں بند کی ان کا نظارہ کرلیا میں نے

تصورِ شیخ جسے رابطہِ شیخ بھی کہا جاتا ہے۔ پیر سے مرید کے دو طرح کے رابطے ہوتے ہیں ایک جسمانی ہوتا ہے دوسرا روحانی ۔ جب مرید پیرِ کامل کی بارگاہ میں تشریف لے جاتا ہے پیر اپنی خانقاہ میں جسمانی اور روحانی طور پر موجود ہوتا ہے اسی رابطے کو ہم صحبتِ مرشد کہتے ہیں اور مرید کے لئے سب میں عظیم کوئی نعمت ہے تو وہ صحبتِ مرشد ہے جہاں پر پیر اپنے جسمانی طور پر بھی موجود ہوتا ہے اور روحانی طور پر بھی موجود ہوتا ہے یعنی پیر خانقاہ میں

اپنی دونوں قوتوں کے ساتھ موجود ہوتا ہے اور پیر اپنی توجہ خاص مرید کے ظاہر اور باطن یعنی اس کے لطائف پر بھی عنایت فرماتا ہے، نظر کرتا ہے۔ جس سے مرید کے لطائف بیدار ہونے لگتے ہیں اور بزرگان دین نے یہ بات کہی ہے کہ ’یک زمانہ صحبتِ با اولیاء‘ یعنی اولیاء کرام کی ایک لمحہ کی صحبت تمہیں وہاں پہنچا دے گی جہاں سو سال کی عبادتِ بے ریا نہیں پہنچا سکتی۔ اس لیے مرید کے لئے صحبتِ مرشد کی اشد ضرورت ہے۔ تمام بزرگانِ دین کی زندگی کا طرزِ عمل دیکھنے کے بعد یہی پتہ چلا کہ صحبتِ مرشد کی کیا اہمیت ہے۔ پیر کی بارگاہ میں جب حاضر ہوں تو ادب و احترام کے ساتھ داخل ہوں اور جب بھی پیرِ کامل کی صحبت میں بیٹھے تو آنکھ بند کر کے نہ بیٹھے بلکہ پیر کے چہرے مبارک کو تکتے رہیں اور اگر ایسا کرنا اس کی کیفیت میں نہیں تو مرید کو چاہیے کہ وہ اپنے پیر کے قدمِ مبارک کی

طرف نظر رکھے۔ یہ بات دیگر ہے کہ خانقاہ میں پیر اگر ذکر و فکر کی محفل سجا رہا ہے اور وہاں حکم دے رہا ہے کہ آنکھیں بند کر کے ذکر و اذکار کرو تو حکم افضل ہے یعنی پیر سے بڑا پیر کا حکم ہے۔ یہی طریقہ محفل سماع کے آداب میں بھی آتا ہے کہ مرید سوائے پیر کے کسی کی خبر نہ رکھیں پیر کے سونے مکھڑے کو تکتا رہے اِس سے اُس کو فیض حاصل ہوگا۔ یہ بات دیگر ہے کہ کیف و مستی کے اندر اگر آنکھیں بند ہو جائے تو وہ غیر اختیاری عمل ہے وہ ادب کے خلاف نہیں ہے۔ کئی ایسے لوگ ہیں جو اپنے پیر سے ظاہری طور پر دور ہیں یا کسی وجہ سے پیر سے رابطہ نہیں ہو رہا ہے یا کسی کے پیرِ کامل کا پردہ ہو چکا ہے تو اس صورت میں مرید یا خلیفہ کیا کرے؟ اس مسئلے کا جواب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالی علیہ اپنی کتاب 'قول الجمیل' میں لکھتے ہیں کہ اگر مرشد سے رابطہ نہ ہو رہا ہو یعنی ظاہری طریقے

سے دور ہو یا رابطہ ہونا مشکل یا ناممکن ہو یا اس کے مرشد کا پردہ ہو گیا ہو یعنی یہ تمام صورتیں پیش ہو تو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ اپنے پیر کے چہرے مبارک کا تصور اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان جمائے اور اتنا یاد رکھنا تصورِ شیخ بہ طریقۂ ادب و احترام کے ہو، عشق و محبت کے ساتھ ہونا لازمی ہے ورنہ وہ مرید اس فیض سے محروم رہے گا اور آگے لکھتے ہیں کہ تصورِ شیخ یعنی پیر کی خیالی صورت وہی فائدہ وہی فیض پہنچائے گی جو تمہیں پیر کی صحبت سے پہنچاتی ہے۔

یعنی ان تمام صورت میں مرید کو چاہیے کہ وہ اپنے پیر کے تصور سے فیض حاصل کرتا رہے بس یہ بات یاد رکھنا خلوص، محبت و عشق شرط ہے احترام کا ہونا لازم وملزم ہے۔مرید کو چاہیئے کہ پیر کے پردہ ہونے کے بعد وہ اپنی منزل طے کرنا چاہتا ہے تو ان تمام باتوں کا خیال رکھتے

ہوئے تصورِ شیخ سے فیض یابی حاصل کرتا رہے۔ کیونکہ پیر کی خیالی صورت، پیر کی مثالی صورت وہی فیض پہنچائے گی جو اس کے ظاہر سے مرید کو پہنچ رہی تھی ایک اور بات یاد رکھو کہ یہ صورت جو تصور شیخ بنی یہ اپنے آپ میں ایک راز ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو صورت پر نہ مارو بلکہ اس سے اجتناب کرو۔ (ایسا کیوں؟ ایسا اسی لیے کہا) کیونکہ اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر بنایا۔ فان اللہ خلق آدم علی صورتہ (صحیح مسلم حدیث 6655) تو صورت کیا ہے تو وہ خود ایک راز ہے اور ہمارے جو نام ہے وہ کس کے ہیں اِسی صورت کے ہی تو نام ہیں۔ ہماری جو پہچان ہے وہ کس کی ہے اسی صورت کی تو ہے اسی صورت کا ہی تو نام ہے اسی

صورت سے تو پہچان ہے۔مثال کے طور پر کسی شخص کی شناخت کرنا ہے تو آپ کیا دیکھ کر کرو گے۔اگر کوئی شخص کا چہرہ دھڑ سے الگ کر دیا جائے تو اس کی شناخت مشکل ہے جب تک اس کی صورت نہ دیکھی جائے شناخت کرنا آسان نہیں ہے ہماری پہچان صورت سے ہی ہے۔

اللہ رب العزت نے ہماری معرفت کس پر رکھی تو ہماری معرفت صورت پر رکھی اور ایک عجیب بات دیکھئے کہ یہ ایسی صورت ہے کہ کسی صورت سے نہیں ملتی۔

تیری صورت سے نہیں ملتی کسی کی صورت
ہم جہاں میں تیری تصویر لیے پھرتے ہیں

اللہ رب العزت نے یہ صورت اتنی یونیک (Unique) بنایا کہ اپنی وحدت کا راز اس صورت میں رکھ دیا۔آپ غور کر کے دیکھیں کہ آنکھیں دو ہیں لیکن

نظر ایک ہی آ رہا ہے، کان دو ہیں لیکن سنائی ایک دے رہا ہے، تو پتہ کیا چلا اس کی وحدت کا راز اسی صورت میں پوشیدہ ہے اس مقام پر مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

پیرِ کامل صورتِ ظلِ خدا
یعنی دیدِ پیر دیدِ کبریا

یعنی آپ فرماتے ہیں کہ جس نے پیر کامل کی صورت کا دیدار کیا گویا اس نے اللہ کی صورت کا دیدار کیا۔ کیونکہ صورت ایک راز ہے اس مقام پر مولانا رومیؒ نے اس بات کو سمجھانے کے لئے ایک مثال پیش کی ہے کہ جب کوئی چراغ کسی دوسری شمع سے جلا دیا گیا تو جو شخص اس چراغ کو دیکھے گا گویا اسی شمع کو دیکھے گا ایسے ہی اگر سو چراغ روشن کر دیئے جائیں تو آخری چراغ کو دیکھنا گویا

کہ شمعِ اوّل سے ہی ملاقات ہے اس کی روشنی شمعِ اوّل ہی کی روشنی ہے اسی لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خوشخبری ہے اس کے لیے جس نے مجھے دیکھا اور خوشخبری ہے اس کے لئے بھی جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا اسی لئے تو اہلِ تصوف پوچھتے ہیں کہ آپ کس کے دیکھنے والے ہیں، یعنی آپ کو کس سے نسبت ہے آپ کے شیخِ طریقت کون ہیں۔

حضرت پیر عادل بیجاپوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

کلمہ پڑھا ہے ہم نے رخِ یار دیکھ کر
پرنور ہو گئے تیرے انوار دیکھ کر

پیری مریدی میں مرید کی جو پہلی منزل ہے وہ 'فنا فی الشیخ' کی ہے کیونکہ مرید کے لئے یہیں سے دروازہ کھلے گا 'فنا فی الرسول' کا۔ فنا فی الشیخ ہی دروازہ ہے فنا فی الرسول کا۔

تصورِ شیخ پر حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بلند پرواز رحمتہ اللہ علیہ نے بہت ہی گہری بات لکھی آپ لکھتے ہیں مرید پیر پرست ہونا چاہیے کیونکہ پیر پرستی کرتے کرتے ہی حق پرستی آتی ہے آپ لکھتے ہیں مرید پیر پرست ہونا چاہیے اس کا مطلب ومفہوم یہ ہے کہ پیر انوارِ لاہوتی کا مظہر ہوتا ہے لوگوں یہ نہ سمجھ لینا کہ یہ ان کی پرستش ہے بلکہ یہ تو حق کی پرستش ہے اگر کہا جائے کہ اس کی درمیانی صورت سے کیا فائدہ ہے تو حضوری قائم کرنا ۔کیونکہ پیر کی صورت آپ کے سامنے ہے اور ایسی چیز کا تصور خوب ہوسکتا ہے اور غیب کے تصورات میں خطرات لاحق ہو سکتے ہیں یعنی اس کے معنی کو حدیث مبارکہ سے سمجھئے حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ 'من رانی فقد راء الحق' جس نے مجھے دیکھا پس وہ حق کو دیکھا۔صحابہ کرام رضوان تعالی اجمعین یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے خواب

میں نبی پاک ﷺ کو دیکھا لیکن اگر کوئی اور کہے تو وہاں کلام ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس نے ظاہر میں دیکھا نہیں۔ لیکن جس پیر کو دیکھا پیر کی صورت کو دیکھا اور اس میں گم ہو گیا حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بلند پرواز رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مقام پر حضوری قائم ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا ذہن آپ کا قلب اس تصورِ شیخ میں قائم ہو سکتا ہے کیونکہ جس نے اللہ کو دیکھا ہی نہیں تو اس کا تصور کیسے قائم ہو سکتا ہے۔ جس کو نہیں دیکھا تو اس کا تصور کس طرح ممکن ہے نہیں یہ ہو ہی نہیں سکتا اس لئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا اس کے معنی ہیں نبی کریم کا تصور ہی تصور ذات اللہ ہے اور پیر فنا فی الرسول ہوتا ہے۔ یعنی پیر کا تصور ہی نبی کا تصور ہے اور اللہ کا تصور ہے۔ اس مقام پر کسی نے کیا خوب لکھا ہے ۔

دنیا والو نورِ مجسم حسنِ عالم گیر کو دیکھا
اللہ اور رسول کو دیکھا جس نے اپنے پیر کو دیکھا

مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہر کہ پیرو ذاتِ حق را یک نہ دید
نے مریدو نے مریدو نے مریدو

حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بلند پرواز رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ تصورِ شیخ کی ترتیب کیا ہوگی؟ تو آپ فرماتے ہیں کہ" اپنے شیخ کو اپنے روبرو مجلس میں حاضر تصور کریں۔ کیونکہ تصورِ شیخ کے معنی و مفہوم یہی ہے کہ پیر کی حاضری کو اپنے اندر محسوس کرنا۔ جب تک مرید کو اپنے اندر پیر کی موجودگی محسوس نہیں ہوگی تب تک آپ کو رسول ﷺ کی حاضری محسوس نہیں ہوگی۔ جس دن آپ کو اپنے

اندر پیر کی حاضری میں۔رسول ﷺ کی حاضری محسوس ہونے لگ جائے اور رسول ﷺ کی حاضری اللہ کی حاضری محسوس ہونے لگ جائے اس وقت آپ اپنے باطنی سفر میں سیر وطیر پر نکل پڑیں گیں۔لوگ سمجھتے ہیں کہ فنافی الشیخ اور فنافی الرسول الگ مقام ہے اور فنافی اللہ کوئی الگ مقام ہے تو وہ ابھی اس کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہے ۔اتنا یاد رکھنا فنافی الشیخ ہی فنافی الرسول اور فنافی الرسول ہی فنافی اللہ کا مقام ہے اور کوئی نہیں۔تو پتہ کیا چلا تینوں مقام کس میں ضم ہیں تو یہ تینوں مقام کا مالک پیر ہی ہے اس کی ذات میں تینوں مقام ضم ہیں۔

فنافی الشیخ سے جو بھی بقا باللہ ہوتا ہے اس کے دستِ رست میں قدرت کی قدرت ہوتی جاتی ہے

(سرکار پیر عادل آلِ بیجاپوریؒ)

آ گے حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بلند پرواز رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ”مرید اپنے آپ کو پیر کی مجلس میں حاضر تصور کرے دل میں شیخ کا خیال جمائے رکھے، “بہت اونچے مقام سے حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بلند پرواز لکھتے ہیں کہ اپنے آپ کو ہمہ تن ہر قدم پر ہر وقت شیخ تصور کرے کہ یہ میں نہیں ہوں یہ میرا مرشد ہے یہ ہاتھ میرا نہیں، دیکھنے والا میں نہیں، سننے والا میں نہیں بلکہ میرا پیر ہے ۔یعنی مرید نے اپنا سودا پیر کے ساتھ کر دیا اپنے آپ کو بیچ دیا۔ کیونکہ بیعت کے معنی بھی خرید وفروخت کے ہوتے ہیں بیعت کے معنی کامل سپردگی کے ہوتے ہیں۔تو مرید نے اپنے آپ کو پیر کے حوالے کر دیا گویا سراپا وہی ہو گیا۔یعنی سلسلے کے معنی ہیں کہ میرے پیر نے اپنے پیر و مرشد کے ہاتھ پر بیعت کی یعنی پیر کا ہاتھ اس کے پیر کا ہو گیا خود کی نفی کی اور حق کا اثبات کیا ایسا کرتے

کرتے سلسلہ غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچا غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کے

پیروں سے ہوتا ہوا مولائے کائینات حضرت علی کرم اللہ وجہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور خود کی نفی کی حضرت علی کرم اللہ وجہ نے رسول پاک ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی اور حق کا اثبات کیا۔

سرکار پیر عادل بیجاپوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

میری رسائی ہے دیکھو پیر کی گلی تک
کڑی سلسلے کی پہنچی نبی ﷺ تک

یہی وہ راز ہے یہی وہ کڑی ہے جو تا قیامت تک جاری و ساری رہے گی تو گویا مرید یہ تصور کرے کہ یہ میں نہیں ہوں یہ میرا وجود نہیں ہے یہ میرے پیر کا وجود ہے اور اسی

مقام کا نام فنا فی الشیخ ہے ۔اور یہ کام نیک بختوں کا ہے خوش قسمت لوگوں کا ہے حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بلند پرواز رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ کام نہ کوئی مراقبہ ہے نہ مشاہدہ ہے اور نہ کوئی مکاشفہ (جس میں تمام پردہ ہٹ جاتے ہیں) بلکہ یہ تو معائنہ ہے یعنی عین بہ عین ۔حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بلند پرواز رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کے پیر کی ظاہری صورت میں جمال و باکمال نہ ہو یعنی اس کا پیر ظاھر میں خوبصورت نہ ہو تو وہ مرید کیا کرے؟ تو آپؒ فرماتے ہیں کہ اپنے پیر کا تصور نورِ قدسی کے ساتھ کرے یعنی یہ تصوّر کریں کہ اس کے چہرے میں اللہ کا نور ہے یہاں تک کہ خود اس نور سے آراستہ ہو جائے ۔اگر مرید اس نورانی تصور کا اثر پیر کی صورت میں ملاحظہ کریں تو امیدوار ہوں کہ عنقریب پیر کے اسرار سے پرنور ہو گا اور اگر اپنے اندر نور کا اثر دیکھے تو خوش ہو عنقریب

اس کو وہ نور عطا ہو گا جس سے پیر بھی رشک کرے گا اور ان کو اس سے فائدہ پہنچے گا۔ اب تک مرید کو پیر سے فیض مل رہا تھا اب وہ خوش قسمت پیر بھی ہے اور مرید بھی ہے جس سے پیر کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ بہت سے مرید دنیا میں ایسے ہیں جن سے پیر کا نام روشن ہوا۔ جیسے حضور سیدنا غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ جن کی وجہ سے آج ہم حضرت ابوسعید مبارک المخزومی رحمتہ اللہ علیہ کو جانتے ہیں حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ جن کی وجہ سے آج ہم حضرت خواجہ عثمانِ ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کو جانتے ہیں۔ یہ ایسی شخصیات ہوئیں جن کی وجہ سے ان کے پیر کے نام روشن ہوئے جبکہ ساری عطا ان کے پیر کی ہی تھی۔

حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودراز بلند پرواز رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی ناشائستہ جگہ پر پیر کا تصور سامنے آجائے یعنی ایسی جگہ جو ناپسندیدہ ہو تو نہ اس کی

طرف متوجہ ہو نہ اس کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ دور کرنے میں بھی اگر ہم جائے تو وہی ریو س سائیکلوجی (Reverse Psychology) اپنا کام کرنا شروع کر دے گی۔ جس کو آپ ہٹانا چاہتے ہیں وہ اور سوار ہو جائے گا۔ اپنے پیر کو ایک صاف شفاف آئینہ تصور کرے اس پر تجلی ہو رہی ہے اور وہ اس نظارے میں مشغول ہے اور یہ تصور کرے کہ عالمِ لاہوت سے عالمِ ہاہوت سے وہ تجلی میرے پیر کے قلب اطہر پر اتر رہی ہے اور میں اس تجلی کو محسوس کر رہا ہوں۔

نماز میں اپنے پیرومرشد کو دائیں اور بائیں تصور کریں یا اپنا امام سمجھے یا اپنے سجدے کی جگہ سمجھے۔ اپنے دل میں خیال کریں اور پیر کو حاضر و ناظر سمجھے تو اور بھی اچھا ہے ۔ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بلند پرواز رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور صورتوں کو مفصل سے

بیان کرتا یعنی اس کی تفصیل بیان کرتا لیکن عالمانِ جاہل صفت، یعنی وہ عالم جو دیکھنے میں تو عالم معلوم ہوتا ہوں لیکن ان کی صفت جاہلوں جیسی ہوتی ہے ان کی وجہ سے نہیں لکھا۔

پیر کا نام اپنی زبان پر ہمیشہ ورد کرتے رہیں اور پیر کے تصور کے لیے کوئی وقت معین یا مقرر نہ کرے بلکہ ایک لمحے کے لئے بھی اس کے تصور سے خالی نہ رہے۔ مرید پیر کو ہمیشہ غیب کے مشاہدے میں سمجھے اور اپنے اوپر پیر کی تجلی تصور کرے اگر وہ مرید ایسا کرتا رہا تو ایک وقت ایسا ہوگا کہ پیر اس کی خلوت میں سامنے آئیں گے اور پیر کے دل پر جو بھی حق کی تجلی ہوتی ہے اس کا عکس مرید کے دل پر پڑتا ہے۔ سورج کا عکس پانی پر پڑتا ہے پانی کے قریب جو دیوار ہوتی ہے اس کے اوپر پانی کا عکس نمودار ہوتا ہے۔ دیوار میں کثافت کے سبب یہ تاب نہیں ہے کہ آفتاب کا

عکس اس کے اندر ظاہر ہو مگر جب وہ دیوار پانی کے قریب ہوئی تو آفتاب کے عکس میں سے بہ توسط پانی کے اس نے اپنا حصہ لے لیا اس تفصیل سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ پیر کے قلب کی طرف متوجہ ہونے میں کیا فائدہ ہے۔

اس سے بڑھ کر تصورِ شیخ پر کیا کہا جائے مرید اپنے قلب میں کتنی گندگی، کثافت، آلودگی ہی کیوں نہ لے کر آتا ہو لیکن صحبتِ مرشد، تصورِ شیخ سے ایک لمحے میں وہ صاف وشفاف آئینہ بن جاتا ہے۔ جس کی تجلی اس کے قلب اطہر پر نمودار ہوتی ہے۔

جب آپ پیر کا تصور کرتے ہیں تو آپ کا خیال پاک ہوتا ہے، آپ کا جسم ناپاک بھلے ہی ہو ایک بالٹی پانی ڈالنے سے ظاہری جسم تو پاک ہو جاتا ہے لیکن ہمارے خیال کا کیا؟ وہ کیسے پاک ہوگا تو وہ تصورِ شیخ سے پاک ہوگا۔

تصور شیخ کا کرنا وضو ہے یہ طریقت کا
دلِ معروف یہ کہتا ہے خدا کی آج محفل ہے
(معروف پیر مدظلہ العالی)

تصورِ شیخ کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ عظیم دولت ہے جو پیر سے عطا ہوتی ہے۔ جس میں خود کو گم کرنا ہے اور یہ تب ہی ممکن ہے جب آپ کی محبت کا پارہ آپ کے آئینہ دل پر چڑھا ہو۔ اکثر لوگ یہ شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں تصور شیخ نہیں آتا اس کو معمولی سمجھا کیا ذرا معلوم کیجئے کہ خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کا تصورِ شیخ کب قائم ہوا ؟ ۲۰ سال تک اپنے پیرِ کامل کی خدمت کی تب جا کر تصورِ شیخ قائم ہوا اور تصورِ شیخ اس کا قائم ہوسکتا ہے جو صحبتِ مرشد رکھتا ہوں اور محبتِ مرشد رکھتا ہو اور جس کا رابطہ پیرِ کامل سے لگا ہو۔

سوال:۔نماز میں تصورِشیخ کرنا کیسا؟

جواب:۔حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بلند پرواز رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

نماز میں مرید کو اپنے پیرومرشد کو دائیں اور بائیں تصور کریں یا اپنا امام سمجھے یا اپنے سجدے کی جگہ سمجھے۔اپنے دل میں خیال کریں۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ اپنے مکتوبات 30 دفتر دوم حصہ اول ص ۲۱۰۱ میں سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ خواجہ محمد اشرف نے نسبت رابطہ (تصورشیخ) کے متعلق لکھا ہے کہ اس حد تک غالب آچکی ہے کہ نماز میں بھی اسے اپنا مسجود جانتا اور دیکھتا ہے۔اور اگر فرضاً نفی کرے تو مستنفی نہیں ہوتا۔

اے محبت کے اطوار والے یہ دولت طالبان حق کی متمنا اور آرزو ہے۔ہزاروں میں سے شاید ایک کو نصیب ہوتی ہے

اس کیفیت اور معاملے والا مرید صاحب استعداد اور نام المناسبت ہے۔ احتمال ہے کہ شیخ مقتدا کی تھوڑی سی صحبت سے اس کے تمام کمالات کو جذب کرے۔ رابطے (تصور شیخ) کی نفی کی کیا ضرورت ہے کیونکہ وہ مسجودالیہ (سجدے کی جہت) ہے مسجودلہٗ (جس کو سجدہ کیا جائے) نہیں ہے۔ محرابوں اور مسجدوں کی نفی کیوں نہیں کرتے۔ اس قسم کا ظہور سعادت مندوں کو میسر آتا ہے۔ تاکہ تمام احوال میں صاحب رابطہ (مرشد کامل) کو اپنا ذریعہ جانیں۔ اور تمام اوقات میں اس کی ہی طرف متوجہ رہیں۔

نہ اس بدنصیب گروہ کی طرح جو اپنے آپ کو (تصویر شیخ سے) بے نیاز جانتا ہے اور اپنے قبلہ توجہ کو اپنے شیخ سے پھیر لیتا ہے۔ اور اپنے معاملے کو خراب اور تباہ کر دیتا ہے۔ (مسئلہ تصور شیخ کے متعلق حضرت امام ربانی تصور شیخ کو کس قدر اہمیت دی ہے اور تصور شیخ کا اعتقاد نہ رکھنے

والوں کو بدنصیب قرار دیا ہے۔)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ ایک اور جگہ مکتوبات امام ربانی جلد اول مکتوب نمبر 187 صفحہ 426 میں فرماتے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ بناوٹ اور تکلف کے بغیر شیخ سے رابطے (تصور شیخ) کا حصول پیر و مرید کے درمیان مناسبت تام کی نشانی ہے، جو افادے اور استفادے کا سبب ہے۔اور کوئی راستہ بھی طریق رابطہ تصور شیخ سے زیادہ قریب نہیں۔ دیکھیں یہ دولت کسی سعادت مند کو عطا کرتے ہیں۔حضرت خواجہ احرار قدس اللہ تعالی سرہ العزیز اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ سایہ ءِ رهبر به است ذکــر حـق مطلب رہبر کا سایہ ذکر حق کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔(تصور شیخ مرید کے لیے ذکر الٰہی کرنے سے بھی زیادہ نفع ہے) زیاد بہتر کہنا نفع کے اعتبار سے ہے۔یعنی

مرید کے لئے رہبر کا سایہ اس کے ذکرِ حق کرنے سے زیادہ نفع مند ہے۔ کیونکہ مرید کو اس وقت مذکور یعنی اللہ جل وعلا کے ساتھ کامل مناسبت حاصل نہیں ہوتی تاکہ براستہ ذکر اسے مکمل نفع حاصل ہو۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ ایک اور جگہ مکتوبات امام ربانی جلد اول مکتوب نمبر 191 صفحہ 112 میں فرماتے ہیں۔

اور اگر بوقت ذکر الٰہی بے تکلف پیر کی صورت ظاہر ہو تو اسے بھی دل میں لے جائے اور دل میں بٹھا کر ذکر کرے۔ تم جانتے ہو پیر کیسی ہستی ہے۔ پیر وہ ذات ہے کہ جناب قدس خداوندی جل شانہٗ تک پہنچنے کے راستے میں اس سے استفادہ کرتے ہو۔ اور اس سے اس راہ میں طرح طرح کی مدد واعانت (اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امام ربانی قدس سرہ العالی پیر و مرشد سے مدد و

اعانت حاصل کرنے کے قائل ومعتقد ہیں اور یہ چیز شرک وبدعت نہیں۔)

حاصل کرتے ہو۔خالی کلاہ اور چادر اور شجرہ جو مروج ہو چکا ہے پیری مریدی کی حقیقت سے خارج ہے۔

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ
محمد فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی
معروف پیر مدظلہ العالی

اہلِ سلسلہ حضرت پیر فہمؔی مدظلہ العالی کے خدمات

TASANEEF

Hazrat Khwaja Sufi Shaikh Mohammed Farooque Shah Qadri Al-Chishti
Adil Fehmi Nawazi **MAROOF PEER** Madzillahul Aali

ASTANA-E-MAROOF PEER

Maddikunta Village, Sadashiv Pet Mandal, Dist. Sangareddy,
Hyderabad, Telangana.

Contact : +91 9967 9857 02